بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲۷ شہادت ۱۳۴۶ ہش / ۱۶ محرم ۱۳۸۷ھ / ۲۷ اپریل ۱۹۶۷ء | نمبر ۸۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جسے تقویٰ حاصل ہو گیا اسے گویا تمام جہان کی نعمتیں حاصل ہو گئیں

تقوے کی راہوں پر قدم مارو اور نیک بننے کی کوشش کرو

میرے نزدیک سب سے بڑے مشرک کیمیا گر ہیں کہ یہ رزق کی تلاش میں یوں مارے مارے پھرتے ہیں اور ان اسباب سے کام نہیں لیتے جو اللہ تعالیٰ نے جائز طور سے رزق کے حصول کے لئے مقرر کئے ہیں اور نہ پھر توکل کرتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون (اور آسمان میں ہے تمہارا رزق اور جو کچھ تم وعدہ دیئے جاتے ہو) ہم ایسے ہوسوں کو ایک کیمیا کا نسخہ بتلاتے ہیں بشرطیکہ وہ اس پر عمل کریں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب۔ پس تقوے ایک ایسی چیز ہے کہ جسے یہ حاصل ہو اسے گویا تمام جہان کی نعمتیں حاصل ہو گئیں۔ یاد رکھو متقی کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ وہ اس مقام پر ہوتا ہے کہ جو چاہتا ہے خدا تعالیٰ اس کے لئے اس کے مانگنے سے پہلے مہیا کر دیتا ہے۔

میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثل کے طور پر دیکھا میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

پس یہ وہ نسخہ ہے جو تمام انبیاء و اولیاء و صلحاء کا آزمایا ہوا ہے۔ نادان لوگ اس بات کو چھوڑ کر بوٹیوں کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ اتنی محنت اگر وہ ان بوٹیوں کو پیدا کرنے والے کے پانے میں کرتے تو سب من مانی مرادیں پا لیتے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ تقوے کی راہوں پر قدم ماریں اور اپنے دشمن کی ہلاکت سے بے جا خوش نہ ہوں۔ تورات میں لکھا ہے بنی اسرائیل کے دشمنوں کے بارے میں کہ میں نے ان کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ بدیں نہ اس لئے کہ تم نیک ہو۔ پس نیک بننے کی کوشش کرو۔ میرا ایک شعر ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے ٭ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

(ملفوظات جلد نہم ۲۶۰-۲۶۱)

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲۶ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

—• ربوہ ۲۶ اپریل محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ کل کی اطلاع مظہر ہے کہ زخم کی حالت تو ٹھیک ہے لیکن بخار تا حال ۱۰۱ درجہ تک ہے۔ نیز پیٹ میں بھی کچھ تکلیف ہے بخار کی وجہ معلوم کرنے کے لئے مختلف قسم کے ٹیسٹ لئے گئے ہیں۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ دعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

—• سیکرٹریان تعلیم، و پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اسالی جو بچے پاس ہو کر اگلی جماعتوں میں ترقی یاب ہوئے ہیں مہربانی فرما کر تحریک کر کے ان سے غریب بچوں کے لئے کتب مفت حاصل کریں اور انہیں مستحقین میں تقسیم فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر تعلیم)

—• عزیز مکرم محمد یوسف صاحب ابن مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی قریباً ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اس وقت اگرچہ رو بصحت ہیں۔ لیکن پھر بھی کسی نہ کسی وقت ٹمپریچر نارمل سے زیادہ ہو جاتا ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ دعاجلہ عطا فرمائے۔

(قاضی عبد الرحمٰن سیکرٹری مجلس کارپرداز)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس کا افتتاح

خدام الاحمدیہ کی چودھویں مرکزی تربیتی کلاس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۸ اپریل بروز جمعہ شام کے پانچ بجے "ایوان محمود" (ہال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) میں فرمائیں گے۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے تمام طلباء کو قبل از وقت مرکز میں پہنچنے کی ہدایت فرمائیں۔

محمد شفیق قیصر مہتمم اشاعت

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۶۷ء

احمدیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا؟

گزشتہ سے پیوستہ

جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "جہاد" کا صحیح مفہوم پیش کیا۔ آپ سے پہلے جہاد کا صرف یہ تصور مسلمانوں میں چلا آتا تھا کہ تلوار سے غیر مسلموں کو مسلمان بنایا جائے یا انہیں ختم کر دیا جائے۔ اور تلوار سے اسلام کے لئے دنیا کو فتح کیا جائے۔ آپ نے اس غلط اور غیر اسلامی تصور کی حقیقت واضح کی۔ اور بتایا کہ اس غلط تصور کی وجہ سے اسلام کی تبلیغ رک گئی ہے۔ اور غیر مذاہب والوں نے خاص کر آریوں اور عیسائیوں نے اس غلط تصور سے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے ایک بہت بڑا ہتھیار بنا لیا ہوا ہے۔ چنانچہ یہ تاثر آج تک غیر اقوام میں اسلام کو بدنام کرنے کے لئے پادری لوگ اور دشمنانِ اسلام پیدا کر رہے ہیں اور افسوس ہے کہ بہت سے اہلِ علم حضرات کہلانے والے اگرچہ اب اس حقیقت سے کچھ کچھ واقف بھی ہو چکے ہیں۔ مگر پھر بھی اس غلط تصور سے کلی خلاصی حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ اہلِ علم حضرات دیدہ دانستہ احمدیت کی مخالفت کے لئے غلط تصور کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں تاکہ بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکایا جا سکے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے قرآنی جہاد کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور اس طرح نعوذ باللہ اسلام میں تحریف کر دی ہے۔ حالانکہ حقیقت صرف یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ کے متعلق یہ فرمایا تھا کہ اس وقت جو حالات ہیں جہاد بالسیف کے طالب نہیں بلکہ جہاد بالقلم کے طالب ہیں۔ البتہ جب جہاد بالسیف کی ضرورت ہو جہاد فرض ہے۔

"اب اس زمانہ میں جس میں ہم ہیں۔ ظاہری جنگ کی مطلق ضرورت اور حاجت نہیں بلکہ آخری دنوں میں جنگِ باطنی کے نمونے دکھانے مطلوب تھے اور روحانی مقابلہ زیرِ نظر تھا۔ کیونکہ اس وقت باطنی ارتداد اور الحاد کی اشاعت کے لئے بڑے بڑے سامان اور اسلحہ بنائے گئے۔ اس لئے ان کا مقابلہ بھی اسی قسم کے اسلحہ سے ضروری ہے کیونکہ آجکل امن و امان کا زمانہ ہے اور ہم کو ہر طرح کی آسائش اور امن حاصل ہے۔ آزادی سے ہر آدمی اپنے مذہب کی اشاعت اور تبلیغ اور احکام کی بجا آوری کر سکتا ہے۔ پھر اسلام جو امن کا سچا حامی ہے۔ بلکہ حقیقتاً امن اور سلم اور آشتی کا اشاعت کنندہ ہی اسلام ہے۔ کیونکہ اس زمانۂ امن و آزادی میں اس پہلے نمونہ کو دکھانا پسند کر سکتا تھا۔ پس آجکل وہی دوسرا نمونہ یعنی روحانی مجاہدہ مطلوب ہے کیونکہ ع کہ علوہ چو تیمار خورد ندویس . . . .

ابتدائے اسلام میں دفاعی لڑائیوں اور جسمانی جنگوں کی اس لئے بھی ضرورت پڑتی تھی کہ دعوتِ اسلام کرنے والے کا جواب ان دنوں دلائل و براہین سے نہیں بلکہ تلوار سے دیا جاتا تھا۔ اس لئے لاچار جواب الجواب میں تلوار سے کام لینا پڑا۔ لیکن اب تلوار سے جواب نہیں دیا جاتا۔ بلکہ قلم اور دلائل سے اسلام پر نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ سیف (تلوار) کا کام قلم سے لیا جائے۔ اور تحریر سے مقابلہ کر کے مخالفوں کو پست کیا جائے۔ اس لئے اب کسی کو شایاں نہیں کہ قلم کا جواب تلوار سے دینے کی کوشش کرے۔ ع

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں۔ اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان میں

حدیث النبی

دین میں آسانی کرو سختی نہ کرو

عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یسروا ولا تعسروا و بشروا ولا تنفروا

ترجمہ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دین میں آسانی کرو اور سختی نہ کرو۔ اور لوگوں کو خوشخبری سناؤ اور ڈرا ڈرا کر متنفر نہ کرو۔

(بخاری کتاب العلم)

تحریکِ جدید کا پہلا مطالبہ

سادہ زندگی

ارشادات عالیہ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جب تک تمہارے پاس سامان بھی جمع نہ ہوں . . . . ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا . . . . اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے۔" (وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

کارزار میں اتروں۔ اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۸ تا ۶۰)

آپ نے تقاضائے وقت یہ تعلیم دی تھی اور جہادِ کبیر کی ضرورت بیان کی تھی۔ ورنہ اس سے ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ جب حالات جہاد بالسیف کے مقتضی ہوں پھر بھی تلوار اٹھائی نہ جائے۔ آپ نے یہ تعلیم مسلمانوں میں شجاعت کا مادہ پیدا کرنے اور قائم رکھنے کے لئے بھی کیا تھا۔ کیونکہ شجاعت انسان اسی وقت دکھاتا ہے جب اس کو ان باتوں پر حق الیقین ہو جو کہ جسے وہ میدان میں نکلتا ہے۔ بوقت ضرورت جہاد بالسیف میں اسی وقت شمولیت کی جاتی ہے۔ جب ایمان محکم دلوں میں پیدا ہو چکا ہو۔ اگر ضرورت وقت کے مطابق جہاد نہ کیا جائے۔ تو یہ ناپختگئ ایمان کا نشان ہے جہاد وہی بہترین ہے جو حالات کے مطابق ہو۔ جب تلوار کی ضرورت ہو تو تلوار اور جب قلم کی ضرورت ہو تو قلم سے جہاد کرنا ہی عین اسلام ہے۔ ورنہ غلط۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ نے دونوں قسم کے جہاد کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔

افسوس ہے کہ مخالفین نے اصل بات کو فضول اعتراضات کے غبار میں چھپا دیا۔ اور آپ کے فرمودہ پر عمل نہ کیا۔ ورنہ آج دنیا کی کچھ اور ہی صورت ہوتی۔ یہ بھی ایک بنیادی کام تھا جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سرانجام دیا آج بھی اگر اہلِ علم حضرات اس کو اختیار کر لیں۔ تو تمام دنیا اسلام کے جھنڈے کے تلے لائی جا سکتی ہے۔ تاہم بعض غور و فکر والے لوگ اب اس طرف آ رہے ہیں۔ چنانچہ خود سید ابوالحسن صاحب ندوی اس طریق کو اب اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا۔ اس کے مدنظر اب سید ندوی صاحب فرمائیں کہ کیا مسیح موعود علیہ السلام نے عالم اسلام کو کچھ نہیں دیا۔ حضور اقدس نے صرف لفظی وعظ نہیں فرمایا۔ بلکہ اس پر عمل کر کے دکھایا ہے۔

(باقی)

مسیح موعودؑ کے تین اوصاف

امام - مہدی - حکم عدل

(از مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر ایک ایک مسئلہ کو لیا اور اسلامی ہدایت پیش کر کے صحیح راہ نمائی کی مثلاً اسلام مسلمانوں کی نشأۃ ثانیہ کے لئے کیا ہدایت پیش کرتا ہے۔ آپ نے جس بات پر زور دیا وہ یہ تھا کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ رشتہ کو مضبوط کیا جائے اس کے بغیر اسلامی ترقی ممکن نہیں۔ اس رشتہ کی مضبوطی عرفانِ الٰہی پر موقوف ہے۔ اس غرض کے لئے آپ نے وہ نشاناتِ الٰہیہ پیش کئے جن کو دیکھ کر ایمانوں میں تازگی پیدا ہوتی ہے اور جو تعلق باللہ کی مضبوطی کا باعث بنتے ہیں۔ اس رشتہ کی مضبوطی کے لئے آپ نے اپنے ماننے والوں سے یہ اقرار لیا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور اس ہدایت اسلامی کے غلبہ کے اظہار کے لئے یہ اعلان عام کیا کہ

"مَیں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں سے دُور کر دوں اور پاک اخلاق اور بردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف ان کو بلاؤں۔ مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کی معدن پر اطلاع ملی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہُوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر مَیں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچّا خدا۔ اور اس کا حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔۔۔ یہ امر کہ وہ مال جو مجھے ملا ہے وہ حقیقت میں از قسم ہیرا اور سونا اور چاندی ہے کوئی کھوٹی چیز نہیں۔ بڑی آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ ان تمام دراہم اور دینار اور جواہرات پر سلطانی سکہ کا نشان ہے یعنی وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں ہیں مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلےٰ درجہ کا پاک اور پُر حکمت دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلےٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور مجھے خدا تعالےٰ کی پاک اور مطہّر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ مَیں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی موعود ہوں اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔

میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ مَیں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو مَیں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرا برابر اتر سکے تو مَیں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے نکات و معارف بیان کرنے میں میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو مَیں جھوٹا ہوں اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابری کر سکے تو مَیں خدا کی طرف سے نہیں۔"

(اربعین نمبر ۱ صفحہ ۱)

ہدایت کے سلسلہ میں دوسری بات وہ طریق کار ہے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ضروری ہے۔ اس بارے میں بھی لوگوں کی مختلف آراء تھیں۔ کوئی یہ کہتا اور مسلمانوں کو مشورہ دیتا کہ تلوار کا جہاد اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اس زمانہ میں ضروری ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ سیاسی غلبہ اسلام کو ادیان پر غلبہ بخش دے گا۔ کچھ لوگ مایوسی کا شکار ہو گئے اور سمجھنے لگے کہ مسلمانوں میں اسلامی حیات تو پیدا کرنا اور غیر مسلموں بالخصوص یورپ کے باشندوں کو مسلمان بنانا اور اسلام میں داخل کرنا قطعی ناممکن العمل اور ایک ایسا تجویز ہے یہ پہاڑ کبھی سر نہ ہو گا لیکن حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ یہ سب طریق غلط ہیں اس کا واحد علاج یہ ہے کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں اور اسلام کی اشاعت میں سرگرم عمل ہو جائیں اور یہ یقین دل میں جمالیں کہ قرآن خدا تعالیٰ کی آواز ہے اور قلوب انسانی اس کی قبولیت کے واسطے بنائے گئے ہیں آپ نے بڑے وثوق اور یقین کامل سے یہ اعلان کیا ؎

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

آپ کی اس آواز اور ہدایت کو سن کر لوگ ہنس پڑے اور آپ کا مذاق اڑایا لیکن آپ نے اسلام کو اقوامِ عالم میں پھیلا کر ثابت کر دیا کہ اسکی نشأۃ ثانیہ کا یہی کامیاب حربہ ہے اور مسلمانوں کو اسی کی طرف پوری پوری توجہ دینی چاہیئے۔ آپ کی ان مساعی کو جو آپ کی ہدایت کے ماتحت آپ کے اتباع انجام دے رہے ہیں اپنے اور پرائے سب ہی خراجِ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ مولانا ظفر علی خان صاحب نے شدید مخالفت کے باوجود اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا:-

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔"

لارڈ بشپ آف گلوسٹر ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ نے یہ اعتراف کیا

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحبِ تجربہ ہیں یہ بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی قسم کا اسلام ہمارے سامنے آ رہا ہے اور اس جزیرے میں بھی کہیں کہیں اس کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔۔۔۔ یہ ان بدعات کا مخالف ہے جن کی بناء (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مذہب ہماری نگاہ میں قابلِ نفریں قرار پاتا ہے۔ اس نئے اسلام کی وجہ سے (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو پھر وہی پرانی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔۔۔۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہم میں سے بھی بعض کے ذہن اسکی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔"

(آفیشل رپورٹ آف دی مشنری کانفرنس ۱۸۹۴ء صفحہ ۶۴)

۳- اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں تیسری اہم بات جس کی ضرورت تھی وہ ان سوالات کا حل تھا جو تبلیغِ اسلام میں حائل تھے۔ چنانچہ ایک بڑا سوال یہ تھا کہ آنے والا مسیح جس کا مسلمانوں اور عیسائیوں کو انتظار ہے وہ کون ہے؟ عام لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر سمجھ رہے تھے اور اپنی تمام ترقیات کو ان کے ظہور سے وابستہ قرار دیتے تھے اور عیسائی مسلمانوں سے نبرد آزما تھا کہ وہ نبی کیوں افضل نہ قرار دیا جائے جس کو یہ نرالی زندگی عطا کی گئی اور جو دو قوموں کا مصلح ہو گا آپؑ نے آکر قرآنی ہدایت کی روشنی میں یہ فیصلہ فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور آپؑ نے دلائل سے یہ ثابت کر دیا اور یہ اعلان فرمایا کہ مسیح کو مرنے دو تا اسلام زندہ ہو۔ چنانچہ آپؑ نے اناجیل - قرآن مجید، احادیث صحیحہ اور تاریخی حقائق کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیبی موت سے نجات پا کر کشمیر آئے اور یہاں طبعی طور پر وفات پائی اور یہاں آپ کا مزار ہے اس تحقیق کے نتیجہ میں عیسائیوں کو نصرانیت کی موت کا یقین ہو گیا چنانچہ پادری زویمر نے لکھا

"اگر (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ السلام) کی یہ تحقیقات صحیح ہے کہ حضرت عیسےٰ صلیبی موت سے بچ گئے اور طبعی طور پر وفات ہوئی اور اسے مان لیا جائے تو بلاشبہ اس نظریہ سے نصرانیت قطعی باطل ثابت ہوتی ہے۔"

دوسرا بڑا سوال جو ہدایت کا محتاج تھا خود "مہدی" کے متعلق تھا لوگ بیان کرتے ہیں کہ وہ ظاہری طاقت اور تلوار لے کر آئے گا کفار سے جنگ ہو گی اس نظریہ نے مسلمانوں کی قوتِ فکریہ اور عملیہ کمزور کر دی تھی اور خود یہ نظریہ اسلام کی تعلیم کے منافی تھا اسلام میں کسی خونی مہدی کی آمد کی نہ خبر نہ گنجائش ہے اسی لئے آنحضرت صلعم نے یہ فرمایا تھا کہ وہ ایمان کو ثریا سے لا کر قلوب میں پیوست کرے گا اور یہ کام تلوار سے نہیں ہو سکتا۔ تیسرا سوال جو تبلیغِ اسلام میں رکاوٹ تھا وہ ناسخ منسوخ کا مسئلہ تھا کوئی دو سو آیات قرآنی منسوخ مانتا تھا کوئی سو اور کوئی ۲۵ آیات منسوخ بتاتا۔ اخیر میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر میں تحریر فرمایا کہ صرف پانچ آیات منسوخ

ہیں اس عقیدہ کی وجہ سے غیر مسلم طرح طرح کے اعتراضات کرتے تھے اور قرآن کریم کو ناقابلِ اعتبار قرار دیتے تھے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے یہ ہدایتِ قرآنی جاری فرمائی کہ کوئی آیت بھی منسوخ نہیں۔ اور فرمایا آج بھی قرآن کریم کا لفظ لفظ اسی طرح قابلِ عمل ہے جیسا کہ پہلے تھا۔

چوتھا سوال جو اسلام کی تبلیغ میں حائل تھا وہ حدیث کا مقام تھا۔ کوئی اسے قرآن پر مقدم بتاتا اور کوئی ناقابلِ التفات قرار دیتا آپ نے صحیح مقام پیش کیا اور بتایا کہ ہدایتِ انسانی کے لئے اوّل قرآن کریم پھر سنتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر وہ احادیث جو قرآن اور سنتِ رسول کے مطابق ہوں وہ ہر ایک قصہ پر مقدم ہیں۔

تیسرا وصف

قرآن شریف میں تیسرا وصف آنے والے مسیح کا یہ بیان کیا گیا کہ وہ حکم عدل ہو گا۔ قرآن کریم یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ جس وقت قوموں میں یہ اختلاف بڑھ جاتا ہے اور لوگ اس کے حل سے قاصر ہو جاتے ہیں تو آہستہ آہستہ لوگوں کا اعتقاد آسمانی ہدایتوں سے اُٹھتا جاتا ہے۔ اور بعض لوگوں کے دل تو انتہائی طور پر سخت ہو جاتے ہیں اور وہ ہدایت سے دُور ہٹ جاتے ہیں۔ اور بعض لوگوں میں اگرچہ اتنی سختی تو نہیں آتی لیکن وہ ان ہدایتوں کی مکمل اطاعت نہیں کرتے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ ان کی ہدایت کے لئے ایسے وجود مبعوث فرماتا ہے جس کے متعلق متبعین میں ہمسری کا خیال نہیں ہو سکتا وہ اپنے خیالات منوانے کی بجائے اپنی ذات منواتا ہے اور پھر اس کی ذات کی نسبت سے اسکے خیالات مانے جاتے ہیں۔ اس ذریعہ سے لیڈر سے اختلافات کے راستے مفقود ہو جاتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "حکماً عدلاً" سے یہ بات ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ نے آپکو یہ اطلاع دی تھی کہ مسلمانوں کی حالت ظہورِ مسیح و مہدی کے وقت یہ ہو گی کہ ان کا کوئی ایک فتویٰ اور ایک جامع کلمہ نہ ہو گا۔ الٰہی منشاء ہزار دل حجابوں میں گم ہو گا۔ لوگ اس امر کے طلبگار ہوں گے کہ ان کو یہ یقین حاصل ہو کہ خدا تعالےٰ کا منشاء کیا ہے اس ضرورت کو مسیح موعود پورا کرے گا کہ وہ خدا تعالےٰ کی ہدایت سے کلام کرے گا اور اس کا فیصلہ قطعیت کا درجہ رکھے گا۔

اس زمانہ میں یہی بات پیدا ہو گئی ہے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کسی ایسے وجود کی ضرورت نہیں جس کی اتباع ہم پر واجب ہو۔ بعض جمہوریت کے دلدادہ بن گئے ہیں لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے کہ اختلافات کو دُور کرنے کا ذریعہ مسیح موعود کا وجود ہو گا جسکی اطاعت سب پر فرض ہو گی اور اس کا فیصلہ آخری فیصلہ قرار پائے گا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے آکر ظاہر کر دیا کہ آپ کی ذات سے وابستگی میں اختلافات کا حل مضمر ہے ورنہ محض معقولیت کے Laval پر وحدت کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو گا۔ حضور کے ذریعہ جو اطاعت و تنظیم کی روح آپ کے متبعین میں پیدا ہوئی وہ اس قدر اعلےٰ ہے کہ اس کے نتیجے میں وہ ہر ملک اور ہر علاقہ میں اسلام اور مسلمانوں کی شاندار خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

ہر فرد اسلامی فوج کا ایک جانباز سپاہی ہے جو ایک آواز پر ہر وقت جمع ہو سکتا ہے چنانچہ مولانا محمد علی جوہر نے جماعتِ احمدیہ کی بابت لکھا :۔

"ناشکر گزاری ہو گی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور ان کی منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں یہ حضرات اس وقت تک ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم و تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقے کا طرزِ عمل سوادِ اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں پر بیٹھ کر خدمتِ اسلام کے بلند بانگ دور باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعلِ راہ ثابت ہو گا۔" (ہمدرد ۲۶ ستمبر ۲۷ء)

حقائق مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام ان اوصافِ حمیدہ کے حامل ہیں جو آنحضرت صلعم نے آنیوالے مسیح کے متعلق بیان فرمائے۔ لہٰذا آپ ہی مسیح موعود اور مہدی موعود ہیں اور احیاءِ اسلام کا جو کام ظہورِ مسیح سے مقدر تھا اسکی تخم ریزی کما حقہٗ آپ کے ذریعہ ہو گی اور آپکی ہدایتوں اور تجویز کردہ راہِ عمل کے ماتحت روز بروز وہ ترقی کر رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ ساری دنیا ضیاءِ اسلام سے جگمگ جگمگ کرنے لگے گی جیسا کہ آپکی پیشگوئی میں مذکور ہے۔

بلادِ عربیہ کے اوّلین مبلّغ — حضرت مولانا شمس رضؓ

۱۹۲۴ء میں ویمبلے کانفرنس میں شمولیت کے لئے انگلستان تشریف لے جاتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ دمشق میں ٹھہرے۔ یہاں کے مشہور اور ممتاز عالم عبدالقادر مغربی نے حضور کو کہا کہ آپ کے خیالات عرب ملکوں میں نہیں پھیل سکتے کسی اور علاقہ کا رُخ کیجئے۔ جسے خدا نے اولوالعزم قرار دیا تھا اسنے فرمایا میں انگلستان سے واپسی پر پہلا کام یہ کروں گا کہ یہاں مبلغ بھجواؤں گا اور آپ دیکھیں گے احمدیت یہاں پھیلتی ہے یا نہیں۔ حضور نے عبدالقادر مغربی کے چیلنج کا جواب حضرت مولانا شمس صاحب کو وہاں بھجوانے کی صورت میں دیا اور واقعات نے ثابت کر دیا کہ حضور کا انتخاب برحق تھا اور احمدیت خدا کی تقدیر ہے۔ یہ وہ آسمانی پانی ہے جسنے پتھریلی زمین میں بھی روئیدگی کے آثار پیدا کئے۔ میں شمس صاحب کی زندگی کے بلادِ عربیہ سے متعلق دو واقعات بیان کرنا چاہتا ہوں جن میں سے میرے علم کے مطابق ایک واقعہ کا اہم حصہ ابھی تک ہماری تاریخ میں محفوظ نہیں ہوا۔ میں اب تک بلادِ عربیہ کے تین ملکوں میں گھوم چکا ہوں۔ جہاں بھی گیا حضرت مولوی صاحب کے متعلق عرب احمدیوں کے دلوں میں انتہائی محبت اور احترام کے جذبات دیکھے۔ یہ محبت اور احترام ہی میرے مضمون کا محرک بنے ہیں۔ ایک دوست نے کہا وہ عرب ملکوں کے فاتح تھے۔ ایک دوسرے دوست نے کہا عرب ملکوں میں احمدیت کا بیج انہوں نے ہی بویا ہے۔ حمص کے ایک دوست نے ملاقات کے وقت حضرت امیر المومنین کی صحت کے بعد پوچھا شمس صاحب کا کیا حال ہے۔ جب خاکسار نے کہا انّہ توفّی۔ وہ تو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں تو اسکے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھے۔ ہائیں وہ فوت ہو گئے۔ کب؟ لبنان کی جماعت کے جنرل سیکرٹری یکتا نی الاصل ہیں بیوی عرب ہے۔ میں نے پوچھا آپکی بیوی نے کیسے بیعت کی۔ جواب دیا شمس صاحب حیفہ میں میرے گھر میں ٹھہرے تھے انہیں دیکھ کر۔ ان کے نمونہ کو دیکھ کر اسنے احمدیت قبول کی۔ عرب ملکوں میں سب سے پہلے بیعت کرنیوالے منیر الحصنی صاحب ہیں جو احمدیت کے عاشق اور اسلام کے سچے خادم ہیں۔ یہ شمس صاحب کے ساتھ قادیان بھی گئے تھے اور تقسیم ملک کے وقت وہیں تھے انہوں نے شمس صاحب کے ذریعہ ہی بیعت کی تھی۔ وہ اخلاص میں اپنی مثال آپ ہیں انہوں نے بتلایا کہ ۱۹۲۷ء کی ایک سرد رات تھی حضرت مولانا شمس صاحب اپنے گھر سے باہر قریب ہی دکان سے کچھ خریدنے کے لئے نکلے۔ دروازہ کھلا ہی رکھا۔ گرم کوٹ پہن رکھا تھا۔ کسی شقی نے خنجر سے دو وار کئے فوراً شور مچ گیا۔ پڑوسیوں نے فوراً پولیس کو اطلاع کی۔ آپ کو ہسپتال پہنچایا گیا ڈاکٹر نے اپریشن کیا۔ احمدیوں کو اطلاع ہوئی ہسپتال پہنچے۔ اپریشن روم کے باہر دعا کرتے رہے۔ جب ڈاکٹر اپریشن سے فارغ ہو کر باہر نکلا تو حصنی صاحب نے پوچھا مولانا کا کیا حال ہے۔ ڈاکٹر نے کہا بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اپریشن کے ایک گھنٹہ بعد حصنی صاحب عیادت کے لئے گئے تو شمس صاحب بہت آہستہ آہستہ گفتگو فرما رہے تھے۔ فرمایا حصنی صاحب :۔

"خرجت من بیتی، خرجت
فی سبیل اللہ، انّی اعلم لو
قتلت اکون فی سبیل اللہ
فاذا انا امت فامیر المومنین
سیرسل بدلاً عنّی فتسلمونہٗ
اشیائی وان نجانی اللہ فانا
علیٰ کلّ حالٍ"

یعنی میں گھر سے خدا کے لئے نکلا ہوں۔ اگر اس راہ میں کام آگیا تو شہید ہوں گا۔ اگر میں جانبر نہ ہُوا تو امیر المومنین میری جگہ کسی اور کو بھیجیں گے میرا سامان اسے دیدیں اور اگر میں بچ گیا تو پھر خدا کو جو منظور ہو گا۔ پھر فرمایا تار امیر المومنین کو دیدیں اور خود ہی اس کے الفاظ تجویز کئے۔

حصنی صاحب کا کہنا ہے دوسرے دن گیا تو ڈاکٹروں نے کہا معجزہ ہُوا ہے مولانا ہشاش بشاش تھے۔ پہلے دن ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ پھیپھڑا زخمی ہُوا ہے اور کہا اگر یہ بچ گئے تو پھیپھڑا ضرور متاثر ہو گا۔ پلورسی کی بیماری شاید اسی کا اثر ہو۔ دمشق میں جگہ جگہ اسلامی تاریخ کے آثار ہیں۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا میں اس جگہ کو دیکھنا چاہتا ہوں جہاں خالدِ احمدیت کے خون کے قطرے گرے تھے۔ اور میرا ساتھی مجھے اس جگہ لے گیا۔ دروازہ اب بھی کھلا تھا اور دروازہ سے باہر وہ جگہ دکھائی جہاں میں نے احمدیت کی تاریخ کا ایک ورق پڑھا۔

۱۹۲۹ء کا واقعہ ہے مولانا مصر میں تھے۔

"دار جمعیۃ مکارم الاخلاق الاسلامیۃ" نے آپ کی تقریر عصمتِ انبیاء پر کروائی۔ دو ہزار کے قریب مجمع تھا۔ اہلِ علم جمع تھے۔ دو گھنٹے تک عربی میں شمس صاحب نے عصمتِ انبیاء پر لیکچر دیا۔ حاضرین ہمہ تن گوش تھے۔ جب انبیاء کی عصمت کا ذکر کرتے ہوئے مسئلہ کونینؑ تک پہنچے تو فرمایا اس کے لئے ایک مستقل لیکچر کی ضرورت ہے۔ مجمع میں سے ایک عالم کھڑے ہوئے اور شمس صاحب کو مخاطب ہو کر کہنے لگے :۔

اے خطیب تو را اور کہ لوگ کہتے ہیں اجتہاد کا باب ختم ہو گیا لیکن میں کہتا ہوں اور اس پر خدا کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ آج یوں معلوم ہوتا تھا جیسے مجمع میں ابن عباس کی روح بول رہی ہے اور میرا دل کہتا ہے اے استاذ تجھے خدا نے مصر میں اس لئے بھیجا ہے تاکہ مصر والوں کو صحیح علم دو

بتو سکھائے اور بعض لوگوں نے پوچھا آپ نے تعلیم کہاں پائی ہے۔ عربی کہاں سے سیکھی۔ اور بعض نے کہا ازہر کا فارغ التحصیل ایسا بیان نہیں کر سکتا۔ اور لطف یہ ہے کہ مولانا نے سب کچھ قرآن مجید سے ثابت کیا ہے۔ یہ جدید خیالات اس طرح قرآن سے کسی نے پہلے نہ نکالے تھے۔

اس واقعہ کا لطف اور بڑھ جاتا ہے جب ہم مسیح پاک کا یہ شعر پڑھتے ہیں۔ فرمایا ؎

واللہ یکفی من کماۃ نضالنا
جلدٌ من الفتیان للاعداء

اللہ تعالےٰ مجھے ایسے ایسے بہادر تیر انداز دے گا جو مقابلہ کے وقت دشمن پر غالب آئیں گے ✦

تاریخِ گناہ کا حرفِ آغاز ——— تکبّر

مکرم ملک محمد سلیم صاحب بی اے واقف زندگی

(۳)

گناہ کا لامتناہی سلسلہ

تکبر کا چوتھا بڑا نقصان یہ ہے کہ اس سے گناہ کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جب ابلیس کو یہ معلوم ہوا کہ وہ آدمؑ کو سجدہ اطاعت بجا نہ لانے کے جرم میں قیامت تک خدا اور اس کی مخلوق کی لعنت کا مستحق قرار دیا جا چکا ہے تو اس نے مقابلہ کی ٹھانی بجائے اس کے کہ حضرت آدمؑ کی طرح اپنے رب کی مغفرت طلب کرتا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے کہا اے خدا تو مجھے قیامت تک مہلت دے۔ جب مہلت مل گئی تو بولا۔

فبما اغویتنی لاقعدن لھم صراطک المستقیم ثم لاٰتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم ولا تجد اکثرھم شٰکرین

چونکہ تو نے مجھے ہلاک کیا ہے اسلئے میں ان (انسانوں) کے لئے تیرے سیدھے راستہ پر بیٹھ جاؤں گا۔ پھر میں ان کے پاس اُن کے سامنے سے اور ان کے پیچھے سے بھی ان کی دائیں طرف سے بھی اور ان کی بائیں طرف سے بھی (تاکہ ان کو ورغلاؤں) اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گذار نہیں پائے گا۔

(اعراف آیت ۱۸)

آج ہمارے زمانہ میں جو جھگڑے ہو رہے ہیں خواہ وہ عالمی بنیاد پہ مختلف قوموں کے درمیان ہوں یا مقامی (علاقائی) قسم کے اور انفرادی نوعیت کے ہوں اگر ان کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ نہ صرف یہ کہ ان کا آغاز انا خیر منہ کے احساسِ خودی کے نتیجہ میں پیدا ہوا بلکہ یہ بھی کہ یہ جھگڑے بعد میں تکبر ہی کے نتیجہ میں بڑھتے اور پھیلتے گئے۔ محض تکبر کے باعث! مزدور اور مالک کے جھگڑے حکومت اور حکومت کے جھگڑے۔ حکومت اور عوام کے جھگڑے۔ الیکشن کے جھگڑے۔ غرض تمام قسم کے جھگڑے خواہ سیاسی ہوں یا اقتصادی۔ مذہبی ہوں یا معاشرتی تکبر کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے:-

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

اگر لوگ حضرت مسیح موعودؑ کے اسی ایک شعر پر عمل کریں تو دنیا میں ہر روز جتنا انسانی خون بہتا ہے اور جتنے آنسو انسانی آنکھ ہر روز بہاتی ہے اس میں کم از کم نوے فی صدی کمی آ سکتی ہے۔ کیونکہ ان سب باتوں کے پس پردہ تکبر کا خونی دیوتا کام کر رہا ہوتا ہے۔

متکبر کا فوٹو

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متکبر انسان کا فوٹو انتہائی جامع الفاظ میں کھینچا ہے فرماتا ہے میرے نبی لقمان نے اپنے لڑکے کو ان الفاظ میں نصیحت کی۔

ولا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا ان اللہ لا یحب کل مختال فخور

اور اپنے گال لوگوں کے سامنے (غرور سے) مت پھلا اور زمین میں تکبر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔

(القمٰن ۱۹)

متکبروں کا ٹھکانا

قرآن مجید کی روشنی میں تکبر کے موٹے موٹے نقصانات کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچنے میں کوئی دیر نہیں لگتی کہ متکبر لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

والذین کذبوا باٰیٰتنا واستکبروا عنھا اولٰئک اصحٰب النار ھم فیھا خٰلدون۔

اور جو لوگ ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور ان سے تکبر کرکے اعراض کرتے ہیں وہ دوزخی ہیں اور وہ اس (دوزخ) میں ایک لمبا عرصہ رہیں گے۔

(اعراف آیت ۳۷)

فادخلوا ابواب جھنم خٰلدین فیھا فلبئس مثوی المتکبرین

اس لئے (اب) تم جہنم کے دروازوں میں سے اس میں ہمیشہ کے لئے ٹھکانہ بناتے ہوئے داخل ہو جاؤ کیونکہ تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ بہت ہی برا ہوتا ہے۔

(النحل ۳۰)

حضرت امیر المومنین کا پیغام

تکبر کی انہی تباہ کن مضرتوں کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی خلافت کے آغاز سے ہی جماعت کو کبر سے بچنے اور عاجزی و انکساری اختیار کرنے کی نصیحت فرما رہے ہیں۔ ذیل میں حضور کی تقریر کا ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے:-

"میرا آج کا بلکہ ہمیشہ کا پیغام یہ ہے کہ اپنے نفسوں پر اس موت کو وارد کرو جسے ہمارے بزرگوں نے اپنے نفسوں پر وارد کیا تھا۔ انہوں نے ہمہ نیستی اور تذلل کا جامہ اس طرح پہنا تھا کہ وہ اپنی بزرگی کو اخفا میں رکھتے تھے وہ خودی و خودنمائی خود رائی اور خود روی سے کوسوں دور تھے جب تک ہم نیستی اور تذلل اختیار کرکے اپنے نفسوں پر ہزاروں موتیں وارد نہیں کرتے اس وقت تک اسلام کے غلبہ اور اس کی فتح کا دن جسے دیکھنے کے ہم خواہشمند ہیں نہیں آ سکتا۔"

روزنامہ الفضل
۲۵ر اکتوبر ۱۹۶۶ء

محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ کیپٹن چوہدری غلام محمد صاحب وفات پا گئیں

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

میری خوشدامن محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ کیپٹن ڈاکٹر چوہدری غلام محمد صاحب آف چک چھور ۱۱۷ر صدر لجنہ اماء اللہ مقامی ۱۹ اور ۲۰ر اپریل ۱۹۶۷ء کی درمیانی شب گیارہ بجے بعمر قریباً ۶۰ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا جنازہ ۲۰ر اپریل کو ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اسی روز بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی بعدہ مرحومہ کو حسب وصیت بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

آپ بہت نیک مخلص، پابند صوم و صلوٰۃ تہجد گزار اور دعا گو خاتون تھیں۔ سلسلہ کی تمام تحریکات میں بڑی گرمجوشی سے حصہ لیا کرتی تھیں۔ ہر کسی سے ہمدردی اور غرباء پروری ان کا خاص شیوہ تھا۔ تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ چنانچہ اکثر اپنے غیر احمدی رشتہ دار اور دیگر خواتین تک حتی المقدور پیغام حق پہنچانے میں معروف رہتیں۔

آپ نے چار بیٹیاں اور تین بیٹے (چوہدری ناصر احمد صاحب سینئر انجینئر پی۔ آئی۔ اے کراچی چوہدری منور احمد صاحب حال مقیم انگلستان، اور چوہدری منصور احمد صاحب حال مقیم چک ۱۱۷ گانگا) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ خاکسار کے علاوہ چوہدری مبارک احمد صاحب فارم مینیجر سیٹھی فارمز دابھوالی۔ چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب ایگزیکٹو انجینئر الیکٹرسٹی لائل پور اور چوہدری منیر احمد صاحب آف کھیوہ مرحومہ کے داماد ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا ہونے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کی دعا کریں۔

چوہدری احسان الرحمٰن ابن محترم چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم
باب الابواب ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

چندہ تحریک جدید کی دعائیہ فہرست جماعت احمدیہ کراچی

(مرسلہ عبد الرحیم صاحب مدہوش رحمانی سیکرٹری تحریک جدید)

			روپے	پیسے
۱	مکرم شیخ ضیاء الحق صاحب ناظم آباد		۱۰۰	۰۰
۲	" ڈاکٹر میجر ظہور الحسن صاحب پیر کالونی مع لواحقین		۴۰	۰۰
۳	" چوہدری خلیل احمد صاحب	"	۲۵	۰۰
۴	" ولی الدین صاحب صدیقی	شرقی	۱۵	۰۰
۵	مکرم ڈاکٹر تنویر الاسلام صاحب	جنوبی	۲۲	۰۰
۶	" ناصرہ بیگم صاحبہ		۱۱	۰۰
۷	مکرم رشید الدین صاحب		۱۱	۰۰
۸	ڈاکٹر جلال الدین صاحب منجانب اہلیہ مرحومہ		۶۲	۰۰
۹	مکرم ضیاء الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	"	۲۰	۵۰
۱۰	" ابراہیم صاحب		۱۰	۵۰
۱۱	" ظفر اللہ خان صاحب بھٹی جیکب لائنز		۱۰	۰۰
۱۲	مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ۔ ابو الفضل محمود		۲۵	۰۰
۱۳	مکرم راجہ محمد اسلم صاحب فیض		۱۵	۰۰
۱۴	مکرمہ اہلیہ صاحبہ فیض عالم خان صاحب		۳۶	۰۰
۱۵	مکرم بشیر احمد صاحب ڈرائیور		۱۱۰	۰۰
۱۶	" غلام جیلانی صاحب جنوبی		۱۵	۰۰
۱۷	" قریشی محمد اقبال صاحب سعید منزل		۵۲	۰۰
۱۸	" مکرم قریشی منور احمد صاحب سعید منزل		۱۵	۰۰
۱۹	" قریشی نذیر احمد صاحب	"	۱	۲۵
۲۰	" ڈاکٹر محمد زبیر صاحب معہ اہلیہ رام سوامی		۳۲	۰۰
۲۱	" محمد رفیق صاحب		۵۷	۰۰
۲۲	" چوہدری غضنفر محمود صاحب	صدر	۱۱	۰۰
۲۳	" " خالد محمود صاحب		۱۷	۰۰
۲۴	" شیخ اعجاز احمد صاحب	"	۳۰۰	۰۰
۲۵	" مرزا عطاء الرحمان صاحب	عزیز آباد	۲۵	۰۰
۲۶	" چوہدری عبد المجید صاحب	"	۳۸	۰۰
۲۷	" " عبد الحفیظ صاحب	"	۱۲	۰۰
۲۸	بچگان شیخ مظہر احمد صاحب سعید منزل	"	۲۰	۰۰
۲۹	" جمیل احمد صاحب بٹ لیاقت آباد		۱۳	۰۰
۳۰	" محمد احمد صاحب	"	۱۱	۰۰
۳۱	" عطاء اللہ صاحب قریشی		۱۰	۷۵
۳۲	" عبد السلام صاحب	"	۲۱	۰۰
۳۳	" نور الدین صاحب باجوہ	"	۱۵	۰۰
۳۴	" ملک عبد الرشید صاحب لی مارکیٹ		۱۲	۰۰
۳۵	" اہل وعیال چوہدری ناصر احمد صاحب	"	۱۰۰	۰۰
۳۶	" مکرمہ غلام فاطمہ عزیزہ صاحبہ مارٹن روڈ		۲۱	۵۰
۳۷	" محمد یحیٰی خان صاحب	"	۱۰	۰۰
۳۸	مکرمہ منیرہ لطیف صاحبہ		۱۱	۰۰
۳۹	اہل وعیال حمید اللہ کوثر صاحب	ناظم آباد	۲۵	۰۰
۴۰	مکرم شمس داؤد صاحب کھوکھر	"	۱۰	۰۰
۴۱	مکرمہ اہلیہ میر محمد حسین صاحب		۵	۰۰
۴۲	مکرم ابو الفیض محمد اسحٰق صاحب	"	۱۵	۰۰
۴۳	" چوہدری سلطان محمود صاحب		۱۳۵	۰۰
۴۴	" محمود احمد صاحب		۱۰	۰۰
۴۵	مکرمہ بیگم صاحبہ ناصر احمد صاحب ظفر		۲۵	۰۰
۴۶	" شاہدہ یٰسین صاحبہ	"	۱۱	۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید) (باقی)

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیزہ زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانہ خدا کی تعمیر کے لئے ہماری بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ان کی ایک فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۱۹۱۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد شفیع صاحب معرفت مولوی محمد صاحب امیر جماعت مشرقی پاکستان = بالی طلائی ایک عدد

۱۹۲۔ محترمہ مختار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد الغفور صاحب قائد مجلس جھنگ صدر = انام طلائی ایک عدد

۱۹۳۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ ماسٹر رشید احمد صاحب ظفر آباد خادم ضلع حیدر آباد سندھ = انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۹۴۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری مقصود احمد صاحب ربوکے ضلع سیالکوٹ = انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۹۵۔ محترمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ غلام علی صاحب معرفت دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ = بالی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ملک محمد شریف صاحب سابق مبلغ اٹلی کچھ عرصہ گذرا واپس وطن تشریف لائے ہوئے ہیں آپ آجکل بعض مشکلات میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ مشکلات دور فرمائے۔ (حمید اختر از ربوہ)

۲۔ خاکسار ایک مقدمہ میں مبتلا ہے ——— خاکسار آجکل علیل ہے اور خاکسار کی بوڑھی والدہ کی ہڈی میں شدید تکلیف کی وجہ سے علیل ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی گذارش ہے۔ (محمد ظہیر الدین احمد از شیخوپورہ)

۳۔ خاکسار کے والد صاحب عرصہ دو سال سے علیل ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک سید احمد ولد ملک محمد شفیع صاحب ٹنڈو محمد خان)

۴۔ ایف اے ایف ایس سی کے امتحانات ۲۹ اپریل سے شروع ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے تمام طلباء کی امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ امیر احمد

۵۔ تقریباً ایک ہفتہ سے میں بندش پیشاب سے بیمار ہوں۔ دن بدن کمزوری بڑھ رہی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ جلد عطا فرمائے۔ (طاہر محمود رفیقی ۸ بریگیڈ سیالکوٹ کینٹ)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ میرپور خاص حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کی وفات پر دلی رنج و غم اور گہرے افسوس کا اظہار کرتی ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز محترم ڈاکٹر صاحب کی وفات سے جماعت کے اندر جو خلا پیدا ہو گیا ہے (مرزا نذیر احمد نائب صدر میرپور خاص)

دعائے نعم البدل

میرے بیٹے سید شفیق احمد کا لڑکا سید ناصر محمود عمر ساڑھے تین ماہ ۱۳ اپریل کو فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے (آمین ثم آمین) حکیم سید بشیر احمد ہوشیار پوری سیالکوٹ

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری معہ ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۷۰۱ میں ناصرہ حمید زوجہ محمد حمید منہاس قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن ۸۰/۱ ڈرگ کالونی ڈاک خانہ کراچی ۲۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ جنوری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ ہزار روپیہ (۵۰۰۰/-) ہے

(۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:-

(۱) ہار طلائی ایک عدد وزن ۲½ تولہ
(۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ½ تولہ
(۳) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ¼ تولہ
(۴) بالیاں طلائی ایک جوڑی ¼ تولہ

جملہ وزن ۳½ تولہ قیمت ۴۲۰/- روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

فقط ۹ر جنوری ۶۷ء۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ:- ناصرہ حمید بقلم خود

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد۔

گواہ شد:- میجر مظفر علی ولد عبد الغنی حال وارد ۱۹-۶/۶ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ کراچی نمبر ۲۹۔

مسل نمبر ۱۸۷۰۲

امۃ الرشید زوجہ محمد صدیق قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاک خانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائداد کے علاوہ کے میری کوئی آمد نہیں

(۱) حق مہر مبلغ بارہ صد روپے جو بذمہ خاوند ہے۔

(۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

طلائی ہار وزنی ۳ تولہ مالیتی ۳۷۵/- روپے
طلائی بالیاں وزن ایک تولہ مالیتی ۱۲۵/- روپے
طلائی انگوٹھیاں وزنی ایک تولہ ۱۲۵/- روپے
کل مالیت ۶۲۵/- روپے

(۳) ایک عدد سلائی مشین مالیتی دو صد روپے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

شرح اول ۵۰-۳ روپے)

الراقم سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا

الامتہ:- امۃ الرشید اہلیہ محمد صدیق صاحب ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول بشیر آباد اسٹیٹ۔

گواہ:- محمد حیات سیکرٹری مال بشیر آباد اسٹیٹ

مسل نمبر ۱۸۷۰۳

میں محمد صدیق ولد فضل احمد قوم بانگر پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاک خانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ میں اس وقت بطور ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد میں ملازم ہوں۔ مجھے اس وقت ۲۰۰/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ جو بھی ہو گی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرح اول ۵/- روپے) الراقم سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

العبد محمد صدیق ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول بشیر آباد اسٹیٹ

گواہ شد: محمد حیات سیکرٹری مال بشیر آباد اسٹیٹ

گواہ شد:- غلام احمد امیر جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ

مسل نمبر ۱۸۷۰۴

خدیجہ بیگم زوجہ چوہدری محمد یوسف قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۶۷ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند پانچ صد روپے صرف ۵۰۰/- روپے

(۲) انگوٹھی طلائی ۲ عدد کانٹے ۱/۲ تولہ کل وزن ۳/۰ تولے قیمت ۴۰۰/- روپے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اس وقت مجھے کوئی آمد نہیں ہے اگر آئندہ زندگی میں کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ نیز بعد وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرح اول ۴/- روپیہ)

الامتہ: خدیجہ بیگم دار الرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد، محمد یوسف دار الرحمت ربوہ۔ گواہ شد محمد لطیف کارکن دفتر وصیت سبقت۔

اعلان نکاح

مورخہ ۳/۲۴/۶۷ کو عزیزہ ندسیہ نسرین دختر حضرت قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کا نکاح قاضی محمد اسماعیل صاحب ایڈووکیٹ ابن قاضی محمد شفیق صاحب ایڈووکیٹ مردان بعوض مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر امیر جماعت مقامی مکرم مولوی آدم خان صاحب نے مسجد احمدیہ بکٹ گنج میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے اور دین و دنیا کی ترقیات کا موجب ہو آمین مورخہ ۳/۳۰/۶۷ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ (امۃ الشافی ملتانی صدر لجنہ اماء اللہ مردان)

۲۔ مکرم عزیز نصیر احمد خالد ابن چوہدری برکت علی کا نکاح عزیزہ زاہدہ خاں بنت مکرم چوہدری سردار خان صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر دامنگیر ائی و نائب امیر ضلع سیالکوٹ و صدر جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ کے ساتھ ہوا ہے کی تقریب رخصتانہ ۱۰/۴/۶۷ کو عمل میں آئی۔ احباب دعا کریں کہ دونوں خاندانوں اور اسلام و احمدیت کے لئے یہ رشتہ بابرکت ہو۔

(احقر محمد عبد اللہ باجوہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری بچی نجیبہ نیر کو پانچ اپریل ۱۹۶۷ء بروز چہار شنبہ فرزند عطا فرمایا ہے جو حضرت الحاج مولانا عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کا نواسہ اور سید انتظار حسین صاحب کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے عمر دراز عطا فرمائے خادم دین اور فخر خاندان بنائے۔

(محمود برکت نیر)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے "انصار اللہ" کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے
ماہنامہ ربوہ
سالانہ چندہ صرف ۶/- روپے
قائد اشاعت
انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

"تمام چھوٹوں اور بڑوں اور امیروں اور غریبوں کو ایک سطح پر لا کر کھڑا کر دیا ہے"
(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم)

تمہارا خدا تمہاری دعاؤں کو سننے والا اور تمام حاجات میں کام آنیوالا ہے

تمہیں جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تم خدا تعالےٰ کے حضور جھکو اور اس سے دعا کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ الشعراء کے حروف مقطعات طٰسٓمٓ (طاہر اور سمیع اور مجید خدا اس سورۃ کو نازل کرنے والا ہے) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ کی دوسری صفت جس کی طرف ان مقطعات میں توجہ دلائی گئی ہے وہ اس کی صفت سمیع ہے۔ اَلسَّمِیْعُ کے معنے ہیں کہ وہ لوگوں کی دعائیں سنتا اور اور انہیں نمایاں طور پر قبول کرتا ہے اور یہ کہ اُس کے سوا نہ زندہ آدمی دوسروں کی دعائیں سن سکتے ہیں اور نہ مُردہ۔ صرف خدا ہی ہے جو لوگوں کی دعائیں سنتا اور ان کو قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو کوئی یورپ میں دعا مانگ رہا ہوتا ہے۔ کوئی ایشیا میں دعا مانگ رہا ہوتا ہے کوئی چین میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ کوئی جاپان میں مانگ رہا ہوتا ہے کوئی روس میں مانگ رہا ہوتا ہے کوئی مصر، شام اور فلسطین میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ مگر خدا ان سب کی دعائیں سن رہا ہوتا ہے پس اس صفت کے ذریعے بنو نوع انسان کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہارا خدا وہ ہے جو تمہاری دعاؤں کو سننے والا اور تمہاری تمام ضروریات اور حاجات میں کام آنے والا ہے۔ تمہیں جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تمہارا فرض ہے کہ تم خدا تعالےٰ کے حضور جھکو۔ اور اس سے دعا کرو۔ اس کے لئے کسی مال کی ضرورت نہیں۔ کسی ہنر کی ضرورت نہیں۔ کسی طاقت اور قوت کی ضرورت نہیں اگر کسی کے دونوں ہاتھ شل ہو چکے ہوں یا کوئی شخص اتنا نحیف اور کمزور ہو چکا ہو کہ وہ چارپائی سے اٹھ کر نماز کی حرکات بھی ادا نہ کر سکے تب بھی وہ دعا کر سکتا ہے۔ کیونکہ دعا ان چیزوں کی محتاج نہیں۔ وہ بے شک لیٹا رہے اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا چلا جائے بلکہ اگر اس کی زبان پر فالج گرا ہوا ہے اور وہ دعا کے لئے اپنی زبان بھی نہیں ہلا سکتا تو وہ دماغ میں ہی دعائیہ فقرات کو دہراتا رہے اور اگر اس کا دماغ بھی کام کرنے سے رہ جائے تو پھر اس کا زمانۂ عمل ختم ہو جاتا ہے لیکن جب تک ایک انسان دنیا میں رہتا ہے اور انسانیت کی حدود سے وہ اِدھر اُدھر نہیں ہوتا۔ اس وقت تک ایک معذور سے معذور انسان بھی اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ گونگا جس کی زبان نہیں وہ بہرہ جس کے کان نہیں۔ وہ مفلوج جس کے جسم کی حس ماری گئی ہو اور وہ گوشت کا لوتھڑا بن کر چارپائی پر پڑا ہوا ہو وہ بھی اُسی جوش و خروش سے اپنے رب سے دعا کر سکتا ہے جس طرح ایک تندرست اور طاقتور انسان غرض دعا ایک ایسی چیز ہے جس نے دنیا کے

درخواستِ دعا

میرے بیٹے عزیزم رشید احمد کی ملازمت میں ترقی کا معاملہ درپیش ہے عنقریب فیصلہ ہونے والا ہے۔

نیز میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر بشارت احمد نے امسال امریکہ میں F.R.C.S کے فائنل امتحان میں داخلہ کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیزم رشید احمد کو ملازمت میں ترقی عطا کرے اور عزیزم بشارت احمد کو امتحان میں داخلہ عطا فرما کر نمایاں کامیابی سے نوازے۔ آمین۔

(اہلیہ ڈاکٹر مستری عبد الرحیم مرحوم۔ دار الرحمت غربی ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

لاہور ۲۶ر اپریل۔ حکومت نے غیر معیاری اور ناقص دواؤں کی تیاری اور فروخت پر پابندی لگانے کے لئے انتہائی سخت اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ضرورت پڑی تو مجرموں کو کچلنے کے لئے دفاعی قوانین کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ اس بات کا انکشاف صوبائی ہیلتھ سکرٹری ڈاکٹر امیر احمد خان نے آل پاکستان فارمیسی گریجویٹ ایسوسی ایشن کے سالانہ ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے کیا۔

• لاہور ۲۶ر اپریل۔ گورنر مغربی پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک میں سماجی خدمت کے جذبہ کی ضرورت ہے کوئی بھی حکومت اس وقت تک سماجی مسائل سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی جب تک اسے ریڈ کراس جیسی رضاکار سماجی تنظیموں کی معاونت حاصل نہ ہو۔ گورنر مغربی پاکستان نے یہ بات کل دوبار ہال گورنر ہاؤس میں پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی اور سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن کے دسویں سالانہ اجلاس میں صدارتی خطبہ پڑھتے ہوئے کہی۔

• لاہور ۲۶ر اپریل۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے ۸ر مئی کو سرگودھا اور

۱۰ر مئی کو سیالکوٹ کے شہریوں کو ہلال استقلال کا اعزاز دیں گے۔ ان دونوں شہروں کو یہ اعزاز وہاں کے عوام کی بے مثال بہادری جرأت اور حب الوطنی اور جذبۂ قربانی کی بنا پر دیا جا رہا ہے جس کا مظاہرہ انہوں نے ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کیا تھا۔ اس سے قبل لاہور کے شہریوں کی شاندار خدمات کے اعتراف [illegible] لاہور کے عوام کو ہلال استقلال کا اعزاز عطا کیا جا چکا ہے۔

• نئی دہلی [illegible] اپریل۔ مدراس کے وزیر اعلےٰ انادورائی نے اعلان کیا ہے کہ مدراس کیرالا اور مغربی بنگال صوبائی خود مختاری چاہتے ہیں اور اس بات پر متفق ہیں کہ مرکز کے پاس صرف داخلہ خارجہ اور دفاع کے محکمے رہیں انہوں نے الزام لگایا کہ جن حکومتوں سے مرکز کا رویہ [illegible] ہمارے جو وزراء [illegible] بے [illegible] معاملات [illegible] ہار [illegible] دیں کیا۔ جو انہوں نے دہلی کے اخبار سویرا کے اڈیٹر کو دیا ہے۔

• نئی دہلی ۲۶ر اپریل۔ بھارت کے صوبہ اتر پردیش (یو پی) میں اس وقت تک ایک سو افراد فاقہ کشی سے ہلاک اور ہزاروں سوکھ کر موت کے دروازے پر پہنچ گئے ہیں۔ اس بات کا انکشاف صوبائی ریلیف کمیٹی نے الٰہ آباد میں کیا ہے۔ غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق بتایا گیا ہے کہ صوبہ بہار میں بھوک سے دو لاکھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

• راولپنڈی ۲۶ر اپریل۔ موضع ساغر نزد ضلع جہلم کے قریب کل ایک کشتی دریائے جہلم میں ڈوب گئی۔ اور کشتی میں سوار ۵ عورتیں اور دو بچے ہلاک ہو گئے۔ یہاں پہنچنے والی اطلاع کے مطابق کشتی میں کل ۱۵ افراد سوار تھے ان میں سے ۸ افراد نے تیر کر جانیں بچائیں دو بچوں کی نعشیں تلاش کر لی گئی ہیں۔ اور حادثے کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

• کھلنا ۲۶ر اپریل۔ کھلنا کے علاقہ منی کھیرا میں گزشتہ ہفتہ کے خوفناک طوفان میں ۳۹ افراد مجروح ہو گئے۔ ان میں دو بچے بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مہاجر کیمپوں کے ۳۰ مکان اڑ گئے۔ تین زخمیوں کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

• ماسکو ۲۶ر اپریل۔ خلائی جہاز کے حادثہ میں ہلاک ہونے والے روسی خلاباز کرنل ولادی میر کماروف کی میت عام دیدار کے لئے رکھ دی گئی ہے۔ کل ہزاروں لوگ خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے کرنل کماروف کے تابوت کے پاس سے گزرے۔ روس کے صدر اور وزیر اعظم اس موقعہ پر تابوت کے پاس کھڑے تھے۔ ان کی آخری رسوم آج ریڈ سکوائر میں ادا کی جائیں گی۔ اور تابوت کو کریملن میں رکھا جائے گا۔

دریں اثناء روسی حکومت نے خلائی جہاز کے حادثہ کی تحقیقات کرنے کے لئے کمیشن مقرر کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ پرسوں جب کرنل کماروف خلائی کیبن میں سے نیچے اتر رہے تھے تو سوا چار میل کی بلندی پر پیراشوٹ کی رسیاں آپس میں الجھ جانے کے باعث خلائی جہاز زمین پر گر گیا تھا۔ اس حادثہ میں کرنل کماروف ہلاک ہو گئے تھے۔ کرنل کماروف دو کمسن [illegible] باپ تھے۔